روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 12 دسمبر 2014ء 19 صفر 1436 ہجری 12 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 281

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں جہاں تک قضاء وقدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچالے گی۔

اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرلے گا کہ میں اب اور ہوں۔ دیکھو جو شخص مسموم ہے کیا وہ اپنا علاج آپ کر سکتا ہے۔ اس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تطہیر کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں۔ تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ بیمار اور مجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کرسکتا۔ سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں۔ تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی ساری خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ (الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 5-6)

ساری عقدہ کشائیاں دعا سے ہو جاتی ہیں۔ (الحکم 17 مارچ 1903 صفحہ 3)

(دین) کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں۔ (الحکم 10۔اپریل 1903ء صفحہ 3)

اللہ جل شانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا جب کوئی شخص بکاء وزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی وطہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ (الحکم 31 مئی 1903ء صفحہ 14)

حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدائے تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوسکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو۔ لیکن یہ سیر نہ ہو تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک پنیری میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ وتصرف میں ہے تو اس کو صاف کردے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔ (الحکم 24۔اگست 1903ء صفحہ 3)

غیر معمولی حکومت وطاقت کی دعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دعا قبول ہوئی اور بڑے بڑے سرکش لوگ ان کے مطیع ہوگئے۔

اے میرے رب! میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر۔ جو میری بعد میں آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے یقیناً تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ (صٓ :36)

حضرت سلمہؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی دعا کرتے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت وھاب کا بطور خاص ذکر فرماتے۔ مثلاً یہ کہتے **سبحان ربی الا علیٰ الوھاب** ۔ پاک ہے میرا رب جو عطا کرنے والا ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 213) جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی اس دعا میں ذکر ہے۔

سلامتی کا تعویذ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصہ۔ برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے

مورخہ 26 ر اکتوبر 2014ء کو سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ یوکے کے 36ویں سالانہ نیشنل اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس سہ روزہ اجتماع کا انعقاد بیت الفتوح کے احاطہ میں کیا گیا اور یوکے بھر سے 5700 سے زائد مستورات و بچیوں نے اس اجتماع میں شمولیت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کے ہر ایک حکم کی تعمیل کی اہمیت پر انگریزی اور اردو زبان میں خطاب ارشاد فرمایا۔ اور بالخصوص دین میں پردہ کے حکم کو اجاگر کرتے ہوئے اس کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ پردہ کے ذریعہ ہی عورت کے وقار اور عزت کا قیام ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ لوگ جو پردہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے فلاح پانے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ''فلاح'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے کئی مثبت مفہوم ہیں جن میں ترقی، کامیابی، خوشی، سکون، سلامتی اور حفاظت بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حکم بھی بغیر کسی وجہ یا مقصد کے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ایک شخص کے لئے انفرادی طور پر فائدے کا موجب ہے اور معاشرے کی سطح پر بھی منفعت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو کئی خطرات اور رکاوٹوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں جن کا ہمیں اس زندگی میں بھی سامنا ہے اور جو آخرت میں بھی ہمارے لئے بہترین اجر اور انعامات کے حاصل کرنے کا موجب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین نے میانہ روی کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے چنانچہ ہر قسم کی زیادتی کی مذمت کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ پردہ کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پردے سے متعلق احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ دونوں طرف ہمیں انتہا پسندی نظر آتی ہے۔ یورپ اور عموماً مغربی دنیا میں معاشرہ نہایت آزاد خیال ہو گیا ہے اور بے حیائی میں آگے بڑھ چکا ہے یہاں تک کہ یہ سب باتیں عام ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو اس قدر انتہا پسند ہیں کہ ان کی عورتوں کو گھر سے نکلنے پر بھی پابندی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مغربی معاشرے میں بعض اوقات پردے کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ظلم سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات کسی (-) عورت کو اس دینی تعلیم پر عمل کرنے سے نہ روکے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ ایسے معاشرے میں رہتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یا اس کی تضحیک کی جاتی ہے اور آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کے اس مخصوص حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں تو پھر آپ اور بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعامات کا وارث بنیں گی جو آپ کی ثابت قدمی سے وابستہ ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں آپ حجاب کے مناسب معیار کو اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے اجر عظیم کی مستحق ہوں گی۔

حضور انور نے مزید فرمایا: آج میں نے خاص طور پر پردے کے متعلق خطاب کیا ہے۔ کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفظ دینے اور دلوں کو خالص کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ لجنہ اماء اللہ کا کام ہے کہ وہ دین میں عورتوں کے حقیقی رتبہ کو ظاہر کریں۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ دین عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ کس طرح ایک احمدی کو مسلسل ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقی عبادت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہو۔ اگر یہ ہمارا مقصد ہو گا تو ہمارا ہر عمل چاہے بڑا ہو یا چھوٹا عبادت کا ذریعہ بن جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کرے کہ آپ سب اپنے کردار سے لوگوں کو غلط ثابت کرنے والی ہوں جو دین پر الزام لگاتے ہیں کہ دین عورتوں سے ناروا سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ درحقیقت آپ سب تمام دنیا پر یہ بات ثابت کریں کہ جماعت احمدیہ کی عورتیں اور بچیاں دین کی حقیقی تعلیمات کی روشن مثالیں ہیں اور وہی ہیں جو آزادی کے حقیقی مفہوم کو سمجھتی ہیں۔ وہ آزادی جس کے ذریعہ عورت کے وقار اور عزت کا قیام ہوتا ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے اردو زبان میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:

آپ میں سے اکثر پاکستان سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئی ہیں یا جرمنی سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں جرمنی سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ چاہے وہ جرمنی سے آنے والی ہوں یا پاکستان سے آنے والی، سوائے چند ایک کے اکثریت ان ممبرات کی ہے جن کو اپنے ملک میں مذہب کی آزادی نہیں ہے اور مذہبی آزادی کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کی وجہ سے ہجرت جو ہے اس کی اللہ تعالیٰ نے بھی اجازت دی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جن کی persecution ہوتی ہے جن پر ظلم کئے جاتے ہیں اگر وہ مذہب کی وجہ سے اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہتر انعام دے گا۔ ان کے حالات کو بہتر کرے گا۔ اور آپ سب جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاء اللہ ساروں کے حالات یہاں آ کر بہتر ہی ہوئے ہیں۔ آپ کی اپنی کوئی قابلیت نہیں تھی کہ آپ سمجھیں کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے آپ کو اس ملک میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ جو آپ کو ملا ہے وہ احمدیت کی وجہ سے ملا ہے۔ اس وجہ سے ملا ہے کہ اپنے ملک میں آپ پر ظلم ہو رہا تھا۔ جو جرمنی سے آئی ہیں وہ لوگ بھی کچھ عرصہ پہلے اسی وجہ سے پاکستان سے جرمنی آئے تھے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ انعام دیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے دیا ہے۔ آپ کے حالات جو بہتر ہو رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد میں نے جو باتیں ابھی انگریزی میں انگریزی دان طبقے کے لئے کہیں ہیں وہ یہی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنا بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بیعت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم عملاً دینی تعلیمات پر عمل کریں۔ ہم عملاً قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ قرآن کریم نے ہمیں بہت سارے احکامات دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ سات سو احکامات کا ذکر فرمایا ہے۔ گو دوسری جگہوں پر اور بھی تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال سات سو احکامات کے بارے میں بتایا۔ تو اگر ہم لوگ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں یا کرتے تو ہم بیعت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والوں کے لئے مقدر کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں گھروں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں جو ہماری بڑی بوڑھیاں ساسیں، مائیں ہیں ان کا کردار بھی بہت ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ گھروں میں امن اور سکون پیدا کریں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے گھروں کو بعض دفعہ بعض عورتیں برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ دینی تعلیم یہ ہے کہ صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ برداشت کرنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات ہوئی اور فوری ردّ عمل میں آ کر جتنا ظلم ہوا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ظلم کر دیا جائے۔ تو یہ ساری باتیں آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم دیا ہے تو عبادت میں نماز کے علاوہ سب احکامات بھی آ جاتے ہیں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسرے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عبادتوں میں شمار کر لیتا ہے۔ پس آپ لوگ اپنے عملی نمونے یہاں دکھائیں۔ اس قوم کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی آئندہ نسلوں کے لئے بھی۔ ان نسلوں کی تربیت کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ اس ماحول میں پہلے سے زیادہ کوشش آپ کو کرنی پڑے گی۔ اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ عام طور پر ہماری بڑی بوڑھیوں میں زیادہ بدعات ہوتی ہیں۔ جب ان کے پاس پیسے کی کھل ہوئی تو وہاں شادی بیاہ پہ بلا وجہ کی رسومات اور بدعات کو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ زیور کپڑا اس کا بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدی خواتین کی ایسی ہے جو چندوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں بلکہ بعض ایسی ہیں جو مَردوں کو چندوں کی طرف کی ادائیگی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو مَردوں سے بڑھ کر خود چندے ادا کرنے والی ہیں۔ پس سب ایسی عورتیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہیں ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کی جو طرز عمل ہے اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں نہ کہ اس دنیا میں آ کر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں۔ اگر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں تو یہاں شاید دنیا تو آپ کو مل جائے لیکن جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے باتیں کی ہیں پھر آخرت میں کوئی Reward اس کا نہیں ہو گا۔ کوئی بدلہ اس کا نہیں ہو گا۔ کوئی جزا نہیں ہو گی۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہے اور فرض ہے کہ وہ اللہ کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس دنیا میں بھی جزا پانے والی ہو اور اگلے جہان میں بھی جزا پانے والی ہو۔

پس پھر میں کہوں گا بار بار یہی کہوں گا کہ اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2014ء)

☆ ☆ ☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ثاقب کامران صاحب

رسول اللہ ﷺ کی شجاعت اور بہادری

غصے پر قابو۔ ظلم پر صبر اور جنگوں میں بے مثل مردانگی کے نظارے

لغت میں شجاعت کے معانی بہادری، دلیری اور مردانگی کے ہیں۔ ان معنوں کے ذہن میں آتے ہی کسی بہت بڑے سورما کا تصور ذہن میں آتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر وہ شخص جو قد وقامت میں بلند ہو بہادری میں بھی بے مثال ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب 6114)

لہٰذا شجاعت و بہادری کو محض میدان جنگ تک محدود رکھنا اس کی وسعت کو کم کرنا ہے اور رسول پاک ﷺ تمام پہلوؤں سے اشجع الناس تھے جس کی گواہی صحابہ کرامؓ نے دی اور صحابہ کی یہ شہادت واقعیت اور حقیقت پر مبنی ہے۔ واقعات اس پر شاہد ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات جہاں اور خوبیوں کی بدرجۂ اتم مالک تھی وہاں پر شجاعت میں بھی لاثانی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ کسی شخص کو بہادر اور سخی نہیں دیکھا۔

(الشفاء لقاضی عیاض القسم الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ محاسن خلقا وخلقا صفحہ 237)

حضرت براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کو ڈھال بنا کر لڑتے تھے اور ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو رسول کریم کے پہلو میں ہو کر لڑے۔

(مسلم کتاب الجہاد باب فی غزوۃ حنین 4616)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میدان جنگ خوب گرم ہو جاتا اور (رسول اللہ ﷺ کے اردگرد) شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر تمام لوگوں کی نسبت آپ دشمن کے زیادہ قریب ہوا کرتے تھے۔ بدر میں مَیں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم آپ کی پناہ لئے ہوئے تھے حالانکہ آپ کفار کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے۔ اس روز رسول اللہ ﷺ نے سب سے سخت جنگ کی۔

اسی طرح روایت کی جاتی ہے کہ بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو کہ جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں دشمن کے سب سے قریب چلے جایا کرتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض القسم الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ محاسن خلقا وخلقا صفحہ 237)

مخالفین کی مخالفت کے سامنے ڈٹ جانا، ہر سختی اور ظلم کو برداشت کرنا لیکن اپنے مقصد کو ترک نہ کرنا، یہ بھی شجاعت ہے۔ مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی ذات پر، آپ کے خاندان پر، آپ کے صحابہ پر کون سا ظلم نہیں توڑا گیا، دھمکیاں دی گئیں، آوازے کسے گئے، اڑھائی سال بائیکاٹ کیا گیا، لیکن خدا کے دلیر بندے کے ثبات قدم میں لغزش پیدا نہ ہوئی۔

مکّہ میں تیرہ سالہ مظالم کا اذیت ناک دور نبی کریمؐ نے جس شجاعت اور مردانگی سے گزارا ہے وہ آپؐ ہی کا خاصہ ہے۔ ہر چند کہ اہل مکّہ سے آپؐ کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا تھا مگر آپؐ ان کے درمیان چلتے پھرتے، صحن کعبہ میں جاتے، اعلانیہ عبادت کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ دشمن نے بارہا آپؐ کے قتل کے منصوبے بنائے مگر ناکام ہوئے۔

دعویٰ نبوت کے آغاز کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ کو کہا کہ اے میرے بھتیجے تمہاری قوم نے میرے پاس آکر تمہارے بارے میں فلاں فلاں بات کی ہے تم اپنی اور میری جان کے ہلاک کرنے کی بات نہ کرو اور ایسے کام کی مجھ کو تکلیف نہ دو جس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ خیال کیا کہ اب میرے چچا میری مدد نہیں کر سکتے اس لئے ان کو جواب دیا! اے میرے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ اللہ اس کو پورا کر دے یا میں خود اس کام میں ہلاک ہو جاؤں۔

(السیرۃ لابن ھشام باب طلب ابی طالب الی الرسول ﷺ الکفّ عن الدعوۃ)

ایک دن ابوجہل نے کہا کہ اب اگر میں نے محمدؐ کو صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آکر اس کی گردن مار دونگا۔ نبی کریمؐ نے کمال بہادری سے فرمایا اگر وہ ایسا کرے گا تو فرشتے اسی وقت اس پر گرفت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار باب قولہ ان الانسان لیطغی حدیث نمبر 7243)

ایک دفعہ اِرَاشہ نامی شخص مکہ میں کچھ اونٹ بیچنے آیا اور ابوجہل نے اُس سے یہ اُونٹ خرید لیے مگر اُونٹوں پر قبضہ کر لینے کے بعد قیمت ادا کرنے میں حیل وحجت کرنے لگا۔ اس پر اِراشہ جو مکہ میں ایک اجنبی اور بے یار و مددگار تھا بہت پریشان ہوا اور چند دن تک ابوجہل کی منت سماجت کرنے کے بعد وہ آخر ایک دن جبکہ بعض رؤسا قریش کعبۃ اللہ کے پاس مجلس جمائے بیٹھے تھے، ان لوگوں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے معززین قریش آپ میں سے ایک شخص ابوالحکم نے میرے اُونٹوں کی قیمت دبا رکھی ہے مہربانی کر کے مجھے یہ قیمت دلوا دیں۔ قریش کو شرارت جو سوجھی تو کہنے لگے ایک شخص یہاں محمد بن عبداللہ نامی رہتا ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں قیمت دلا دے گا۔ اور اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بہرحال انکار ہی کریں گے اور اس طرح باہر کے لوگوں میں آپ کی سبکی اور ہنسی ہوگی۔ جب اِراشہ وہاں سے لوٹا تو قریش نے اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی کر دیا کہ دیکھو کیا تماشہ بنتا ہے۔ چنانچہ اراشہ اپنی سادگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں ایک مسافر آدمی ہوں اور آپ کے شہر کے ایک رئیس ابوالحکم نے میری رقم دبا رکھی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ مجھے یہ رقم دلوا سکتے ہیں۔ پس آپ مہربانی کر کے مجھے میری رقم دلوا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے کہ چلو مَیں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ چنانچہ ابوجہل آپ کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ اور خاموشی کے ساتھ آپ کا منہ دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ ”یہ شخص کہتا ہے کہ اس کے پیسے آپ کی طرف نکلتے ہیں۔ یہ ایک مسافر ہے آپ اس کا حق کیوں نہیں دیتے؟“ اس وقت ابوجہل کا رنگ فق ہو رہا تھا۔ کہنے لگا۔ ”محمد ٹھہرو! میں ابھی اس کی رقم لاتا ہوں“۔ چنانچہ وہ اندر گیا اور اِراشہ کی رقم لا کر اسی وقت اس کے حوالے کر دی۔ اِراشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت شکریہ ادا کیا اور واپس آکر قریش کی اسی مجلس میں پھر گیا اور وہاں جا کر ان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے مجھے ایک بہت ہی اچھے آدمی کا پتہ بتایا۔ خدا اسے جزائے خیر دے اس نے اسی وقت میری رقم دلا دی۔ رؤساء قریش کی زبان بند تھی اور وہ ایک دوسرے کی طرف حیران ہو کر دیکھ رہے تھے۔ جب اِراشہ چلا گیا تو انہوں نے اس آدمی سے دریافت کیا جو اِراشہ کے پیچھے پیچھے ابوجہل کے مکان تک گیا تھا کہ کیا قصہ ہوا ہے۔ اُس نے کہا۔ واللہ! میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے اور وہ یہ کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جا کر ابوالحکم کے دروازہ پر دستک دی اور ابوالحکم نے باہر آکر محمدؐ کو دیکھا تو اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ گویا ایک قالب بے روح ہے اور جونہی اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ اس کی رقم ادا کر دو، اُسی وقت اُس نے اندر سے پائی پائی لا کر سامنے رکھ دی۔ تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل بھی اس مجلس میں آ پہنچا۔ اسے دیکھتے ہی سب لوگ اس کے پیچھے ہو لیے کہ اے ابوالحکم تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ محمدؐ سے اس قدر ڈر گئے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! جب میں نے محمدؐ کو اپنے دروازے پر دیکھا، تو مجھے یوں نظر آیا کہ اُس کے ساتھ لگا ہوا ایک مست اور غضبناک اُونٹ کھڑا ہے اور مَیں سمجھتا تھا کہ اگر ذرا بھی چوں چرا کروں گا تو وہ مجھے چبا جائے گا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جزء1 صفحہ 389 زیر امر الاراشی الذی باع ابا جھل)

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے واقعات آپ ﷺ کی شجاعت اور بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

حضرت ابوبکر بیان کرتے ہیں مَیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا مَیں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دکھائی دیئے۔ اس پر میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے ابوبکر! ہم دو ہیں ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(بخاری۔ کتاب المناقب باب صفات المھاجرین و فضلھم حدیث 3653)

سُرَاقَہ بن جُعْشُمْ جنہوں نے ہجرت مدینہ کے وقت انعام کے لالچ میں رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا بیان کرتے ہیں کہ میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے رسول کریم ﷺ کے اس قدر نزدیک ہو گیا کہ میں آپ کے قرآن پڑھنے کی آواز سن رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ آپ دائیں بائیں بالکل نہیں دیکھتے ہاں حضرت ابوبکرؓ بار بار دیکھتے جاتے تھے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب ھجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ حدیث نمبر 3906)

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم ﷺ ان کو آتے ملے آپ بات کی چھان بین کر کے واپس آ رہے تھے حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں کو سامنے سے آتے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں، ڈرو نہیں، مَیں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ پھر آپ نے ابوطلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ہم نے اس کو تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الحمائل وتعلیق السیف بالعنق 2908)

جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جب لشکر پراگندہ ہو گیا اور رسول کریم ﷺ کے گرد صرف ایک قلیل جماعت ہی رہ گئی تو ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (ﷺ) ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا لیکن رسول کریمؐ نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے تین دفعہ باآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) ہے۔ اس کا جواب بھی نہ دیا گیا تو اس نے پھر تین دفعہ پکار کر کہا کہ کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ برداشت نہ کر

سکے اور فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس جواب کو سن کر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہوگیا اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے کہ جن کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں گے۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس بات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخریہ کلمات باٰواز بلند کہنے لگا اُعْـــــلُ هُبُلُ اُعْلُ هُبُلُ یعنی اے ہبل (بت) تیرا درجہ بلند ہوا ے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا کہو ”کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے۔“ ابوسفیان نے یہ بات سن کر کہا ”ہمارا تو ایک بت عزّیٰ ہے تمہارا کوئی عزّیٰ نہیں ہے“۔ جب صحابہؓ خاموش رہے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ:

اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَالَكُم

”اللہ ہمارا دوست و کارساز ہے اور تمہارا کوئی دوست نہیں“۔

(بخاری کتاب الجھاد باب ما یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

یہ تھی آپ ﷺ کی شجاعت کہ ایسے نازک موقع پر بھی یہ گوارا نہ کیا کہ خدا کی توحید پر حرف آئے۔

روایت میں آتا ہے کہ

غزوہ اُحد کے اگلے دن جبکہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ مدینہ پہنچ چکے تھے رسول کریم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ کفار مکہ دوبارہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہے ہیں کیونکہ بعض قریش ایک دوسرے کو یہ طعنے دے رہے تھے کہ نہ تو تم نے محمدؐ کو قتل کیا اور نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور نہ ان کے مال و متاع پر قبضہ کیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ان کے تعاقب کا فیصلہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا اعلان کروایا کہ ہم دشمن کا تعاقب کریں گے اور اس تعاقب کے لیے میرے ساتھ صرف وہ صحابہ شامل ہوں گے۔ جو گزشتہ روز غزوۂ احد میں شامل ہوئے تھے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد دوم ص274 غزوۃ رسول اللہ ﷺ حمراء الاسد)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آپ سے کسی نے کہا کہ کیا تم لوگ جنگ حنین کے دن رسول کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آپؓ نے جواب میں کہا ہوازن ایک تیرانداز قوم تھی اور جب ہم ان کے سامنے آئے تو ہم نے ان پر حملہ کر دیا اور وہ بھاگ گئے۔ ان کے بھاگنے پر مسلمانوں نے ان کے اموال جمع کرنے شروع کر دیئے۔ ہوازن نے ہمیں مشغول دیکھ کر تیر برسانے شروع کئے۔ اس پر اور لوگ تو بھاگے مگر رسول کریم ﷺ نہ بھاگے بلکہ اس وقت میں نے دیکھا تو آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان (بن حارث) نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں خدا کا نبیؐ ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں“۔

(بخاری کتاب الجھاد باب من قاد دابۃ غیرہ فی الحرب حدیث نمبر 2864)

ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس شدت جنگ میں خچر سے اتر کر پیدل ہوگئے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض فصل الشجاعۃ صفحہ 66)

جنگ حنین کے ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

جنگ حنین میں حضرت رسول کریم ﷺ اکیلے رہ گئے۔ اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرتؐ کی شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم ﷺ دس ہزار کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوگئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقعہ نہیں ملا“۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 512 مطبوعہ ربوہ)

جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ ہے کہ ایک دن ہم ایک جگہ سایہ دار درختوں کے پاس پہنچے اور وہاں آرام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے آرام کے لیے ایک سایہ دار درخت منتخب کیا۔ آپؐ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک مشرک وہاں آپہنچا۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اور آپؐ سوئے ہوئے تھے اس نے تلوار سونت لی اور آنحضورؐ کو جگا کر کہنے لگا۔ تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ آنحضور ﷺ نے اسے جواب دیا۔ نہیں۔ اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ ﷺ کے اس جواب کا اس کافر پر ایسا رعب پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا۔ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر وہ بدو گھبرا گیا اور کہنے لگا آپؐ درگزر فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں مانتا لیکن میں آپؐ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپ سے کبھی نہیں لڑوں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپؐ سے لڑتے ہیں۔ آپؐ نے اسے آزاد فرما دیا اور وہ اپنے ساتھیوں سے جاملا اور ان کو بتایا میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا میں سب سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع (4135

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

”یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔ (2) دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر مع ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکر کے چھپے ہوئے تھے (3) تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جب کہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپ پر بہت سے تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی یہ ایک معجزہ تھا (4) چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دیدی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جب کہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپ کے ساتھ تھا“۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد23 صفحہ 263)

فرماتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر دُنیا اور اہلِ دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذّت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو آپ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔ جب اللہ تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آجاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اہل دنیا بزدل ہوتے ہیں اُن میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 317)

مذکورہ بالا تمام واقعات حضرت رسول کریم ﷺ کی شجاعت اور بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں بہادری کا وہ نمونہ دکھلایا کہ دوست اور دشمن دونوں ہی اس کا اقرار کرتے نظر آتے ہیں۔

☆............☆............☆

ذکر الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 5 مئی 2006ء میں ارشاد فرمایا:

”......ہمیں صبح شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے دن ڈرتے ڈرتے بسر ہونے چاہئیں یعنی یہ فکر ہو کہ اللہ ہماری کسی زیادتی کی وجہ سے ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور جب یہ فکر ہوگی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں رہے گا اور اس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ اس کا ذکر بھی زبان پر رہے گا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی رہے گی۔ اس کی مخلوق سے اچھے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ نظام جماعت سے تعلق بھی رہے گا۔ خلافت سے وفا کا تعلق بھی رہے گا۔ تو یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ تمہاری راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ جب راتوں کو تقویٰ سے گزارنے کا خیال رہے گا تو ہر قسم کی لغویات اور بیہودگیوں سے انسان بچا رہے گا۔ آج کی دنیا میں ہزار قسم کی برائیاں اور آزادیاں ہیں اور ایسی دلچسپیوں کے سامان ہیں جو اللہ کے ذکر سے غافل رکھتے ہیں۔ پس یہ جو آجکل نام نہاد سلجھی ہوئی Civilized دنیا یا سوسائٹی میں چیزیں ہیں جس کو سوسائٹی میں بڑا رواج دیا جا رہا ہے اور بڑا پسند کیا جاتا ہے عورتوں مردوں کا میل ملاپ ہے، آپس میں گھلنا ملنا ہے، اٹھنا بیٹھنا ہے، نوجوانوں کا رات گئے تک مجلسیں لگانا ہے یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو اللہ کے ذکر سے دور کرنے والی ہیں۔

پس ہر احمدی کو ہر وقت ایسی لغویات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہئے۔ ہر ایسی چیز جو آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے میں روک ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چیزیں کبھی ذہنی سکون نہیں دے سکتیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ شاید یہ دنیا کی مادی چیزیں حاصل کر کے اس کو ذہنی سکون مل جائے گا حالانکہ ان دنیاوی چیزوں کے پیچھے جانے سے انہیں مزید حاصل کرنے کی حرص بڑھتی ہے اور کیونکہ ہر کوئی ہر چیز حاصل نہیں کر سکتا، اس کوشش میں بے سکونی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے“۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 2006ء)

ن۔حفیظ

میرے ابوجان صوفی منظور احمد صاحب

میرے نانا اور دادا ابو تین بھائی تھے۔ یہ ضلع سیالکوٹ میں چونڈہ کے پاس ایک گاؤں لبّے کے رہنے والے تھے۔ نانا ابو سب سے بڑے تھے۔ جب ان کی عمر 18، 19 برس تھی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت صوفی علی محمد صاحب کی دعوت الیٰ اللہ کے نتیجے میں حضرت مصلح موعود کی بیعت کی اور چھوٹے دونوں بھائی بھی ان کے ساتھ ہی احمدی ہوئے۔ مگر والدہ صاحبہ نے احمدیت قبول نہ کی۔ نانا ابّو کا نکاح اپنی ماموں زاد سے ہو چکا تھا۔ جب آپ احمدی ہو گئے تو آپ کے ماموں نے رخصتی کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن نانا ابو نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ چھ ماہ کی خاموشی کے بعد انہوں نے خود ہی رخصتی کا پیغام بھجوا دیا اور رخصتی کر دی۔ اس کے بعد دادا ابو کی شادی بھی اُن کی چھوٹی بیٹی سے ہوگئی مگر خود انہوں نے احمدیت قبول نہ کی لیکن میری نانی امّاں اور دادی امّاں دونوں نے بیعت کی اور آخری دم تک اخلاص کے ساتھ اسے نبھایا۔ دونوں خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

دادا ابو کی سب سے بڑی اولاد میرے والد صاحب تھے جو 12 مئی 1942ء کو پیدا ہوئے اور ان کے بعد چار بہنیں تھیں۔ ہماری چھوٹی پھوپھو جس دن پیدا ہوئیں اُسی رات دادا ابّو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ میرے ابا جان اس وقت نویں جماعت میں پڑھتے تھے چار بہنوں اور والدہ صاحبہ کا ساتھ اور گھر میں کمانے والا کوئی نہیں مجبوراً انہیں تعلیم چھوڑ کر اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا پڑا جو انہوں نے انتہائی محنت اور اخلاص سے نبھائیں۔ وہ بہت صابر و شاکر انسان تھے ہم نے کبھی ان کی پیشانی پر کوئی شکن نہیں دیکھی۔ وہ انتہائی محنتی تھے اور تمام زندگی انتہائی جانفشانی سے محنت کی۔ ایک باپ کی طرح اپنی بہنوں کو پالا ان کی تربیت کی پھر شادیاں کی۔ ہمیں کبھی محسوس نہیں ہوا کہ ہم دونوں بہنیں ہی ان کی بیٹیاں ہیں بلکہ ہمیں ہمیشہ ایسے ہی محسوس ہوتا کہ ہم اپنے ابو جان کی پانچ بیٹیاں ہیں۔ ہماری ایک بہن چھوٹی عمر میں فوت ہو گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو نیک پھل عطا کئے اور دولت شہرت عزت سب کچھ عطا کیا۔ وہ ایک انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے جنہوں نے اپنی ماں کے سامنے کبھی اُف تک نہ کی۔ وہ اُن کو جھڑکتیں اور وہ مزے سے مسکراتے رہتے۔ وہ ہمیشہ ہمیں نماز کی سستی پر ڈانٹتے اور مثالوں سے سمجھاتے کہ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ کئی دفعہ میرا چھوٹا بھائی ابو کی غیر موجودگی میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا۔ ابو آتے تو دادی اماں انہیں ڈانٹتی کہ تم اولاد کی تربیت نہیں کرتے۔ وہ خاموش سنتے رہتے اور بھائی سے صرف یہ کہتے یار تم کو شرم نہیں آتی بوڑھے باپ کو ڈانٹ پڑواتے ہو۔ یہ جملہ آج بھی جب یاد آتا ہے تو آنکھیں بے اختیار برستی ہیں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا ہر کسی کو ایسا ہی شفیق باپ عطا فرمائے۔ آمین

آپ جماعتی غیرت بھی بہت رکھتے تھے اور ان کا یہ اصول تھا کہ کوئی ایسا کام نہ کرو کہ جماعت پر حرف آئے کبھی کسی کو برا نہ کہو کہ بدلے میں وہ جماعت کو برا بھلا کہے اور حضرت مسیح موعود کو گالیاں دے۔ اگر کبھی کوئی مسئلہ ہوتا تو جماعت کے افراد کو سمجھاتے کہ جہاں جماعت پر حرف آئے وہاں اگر آپ کا حق بھی ہو تو وہ حق چھوڑ دو اور حضرت مسیح موعود کے فرمان کے مطابق سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ خدا آپ کو اس کے بدلے میں نیک پھل عطا کرے گا۔ کوئی ایسا موقع ہی نہ دو کہ غیر از جماعت کو طعن و تشنیع کا موقع ملے۔ یہی وجہ تھی کہ غیر از جماعت لوگ اُن کی بہت عزت کرتے تھے انہیں اپنے فیصلوں میں شریک کرتے اپنی امانتیں اُن کے پاس رکھواتے حتیٰ کہ اپنی زمین کی رجسٹریاں تک اُن کے نام کروا دیتے۔ ان رجسٹریوں میں سے اپنے ہمسائے کی ایک رجسٹری اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے ان کے نام یہ کہہ کر کروائی کہ یار زندگی کا کیا بھروسہ ہے تم اپنی امانت کے بوجھ سے مجھے آزاد کر دو۔

آپ اعلیٰ درجے کے مہمان نواز تھے۔ امیر و غریب اور ہر کس و ناکس کی مہمان نوازی کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے۔ دن ہو یا رات مہمان آجاتے تو وہ تب تک سکون سے نہ بیٹھتے جب تک مہمان کے کھانے پینے، چائے اور بستر کا انتظام نہ ہو جاتا۔ احمدی یا غیر از جماعت ہر قسم کے مہمان مرکزی نمائندے سب ہمارے گھر میں ٹھہرتے۔ ایک دفعہ ایک مربی صاحب آئے ہوئے تھے وہ صبح ناشتہ کے بعد جماعتی دورہ کے لئے کسی دوسری مجلس میں چلے گئے اور رات کو واپس آئے۔ ابو جان نے کھانے کا پوچھا تو بولے کہ کھانا تو میں کھا کر آیا ہوں البتہ چائے ضرور پیئوں گا۔ ابو جان نے گھر آ کر چائے بنانے کے لئے کہا تو امی نے بتایا کہ دودھ نہیں ہے۔ مگر ابو کو کہاں گوارا تھا کہ وہ مہمان سے کہیں کہ دودھ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو چائے نہیں مل سکتی۔ آپ نے برتن بڑے بھائی کو پکڑایا اور بولے جاؤ مسعود اللہ کا نام لے کر دودھ دوھ لاؤ حالانکہ اس سے پہلے دودھ دوھ چکے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ جانور مہمان کی چائے کے لئے دودھ دیدے اور یہی ہوا بھائی کلو کے قریب دودھ دوھ لائے اور یوں چائے بنا کر مہمان کو پیش کر دی گئی۔ خدا تعالیٰ نے ابو جان کے بھروسے کو ٹوٹنے نہ دیا اور ان کا توکل کام آ گیا۔

ایک دفعہ کسی غیر از جماعت جاننے والوں نے اپنے مزدوروں کو بھجوایا اور انہوں نے آ کر کہا کہ حاجی صاحب کہتے تھے ان کے پاس چلے جانا وہ کھانے اور بستر کا انتظام کر دیں گے رات کے نو دس بجے کا وقت اور چھ سات مہمان۔ ابو جان آئے اور بولے کہ آپ کو نیند تو نہیں آ رہی ہم دونوں بہنوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنستے ہوئے پوچھا مہمان آئے ہیں اس پر وہ مسکرانے لگے اور بتایا کہ مہمان کھانا کھائیں گے مجھے یاد ہے ہم میں سے ایک نے سالن بنایا اور دوسری نے آٹا گوندھ کر روٹی بنائی۔ اتنی دیر میں ابو جان نے ان کے بستر لگوا دیئے اور یوں ان کے کھانے، چائے اور باقی انتظام کے بعد پُرسکون ہوئے۔ ایسے کئی واقعات ہیں کہ وہ کسی کو بھجواتے کہ اتنے آدمیوں کا کھانا بھجوا دیں گھر آتے ہی تصدیق کرتے کہ کھانا چلا گیا ہے کہ نہیں جب تک تسلی نہ کر لیتے کہ مہمان نے کھانا کھا لیا ہے تب تک خود کھانا نہ کھاتے۔

آپ کی زندگی بے حد مصروف تھی اپنے کام کے لئے کبھی چونڈہ اور کبھی سیالکوٹ اور کبھی جماعتی کاموں کے لئے گئے ہوتے کبھی یہ کہہ کر جماعتی کام یا میٹنگز نہیں چھوڑیں کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ ہمارے گھر تمام جماعتی رسالے تشحیذ، مصباح، انصار اللہ، خالد اور روزنامہ الفضل آتے اور اتنی مصروفیات میں بھی ان سب کا مطالعہ کرتے۔ رات سونے سے پہلے اور اگر کبھی دوپہر کو لیٹتے تو بھی جماعتی کتب کا مطالعہ کر رہے ہوتے۔

تفسیر صغیر سے روزانہ تلاوت کرنا اُن کے معمول میں شامل تھا نماز حتیٰ الوسع باجماعت ادا کرتے روزہ کبھی نہ چھوڑتے۔

میرے بیلجیئم آنے سے کچھ ماہ پہلے بیلجیئم ایمبیسی نے مجھے اسلام آباد کسی کام سے بلوایا تو میرے ساتھ گئے اور اس دن روزہ چھوڑا اور نامعلوم کتنی بار آتے جاتے ہوئے کہا کہ تم نے آج میرا روزہ چھڑوا دیا ہے۔

آپ کے والدین نے تو ان کا نام منظور احمد رکھا تھا لیکن جماعت کی طرف سے انہیں صوفی صاحب کا لقب عطا ہوا اور صوفی منظور احمد کے نام سے جانے جاتے تھے۔ جب آپ کی وصیت منظور ہو گئی تو کہا کہ میں تھوڑے دنوں میں وصیت کا حصہ ادا کر دوں گا۔ میں بولی کہ کوئی بات نہیں یہ دونوں بھائی خود ہی ادا کر دیں گے بولے نہیں اپنے کام خود کرتے ہیں کسی پر نہیں چھوڑتے اور یہ بات انہوں نے سچ کر دکھائی۔

8 جون 2009ء کی صبح زمین کے کام کے لئے پسرور جا رہے تھے کہ چونڈہ کے قریب ویگن کا ان کی موٹر بائیک سے حادثہ ہوا اور آپ موقع پر ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں پر مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والد صاحب کے نقشِ قدم پر چلائے اور انہیں جنت الفردوس میں بہترین مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ ناروے کا جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت احمدیہ ناروے 1986ء سے بین المذاہب کانفرس کا انعقاد کر رہی ہے۔ بیت النصر ناروے کی تعمیر سے پہلے یہ جلسہ شہر کے وسط میں ایک ہال کرایہ پر لے کر وہاں منعقد کیا جاتا تھا لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو یہ بیت الذکر عطا فرمائی ہے یہ جلسہ بیت الذکر سے ملحقہ مسرور ہال میں منعقد کیا جاتا ہے۔

اس سال جلسے میں تقاریر کے عنوان ''دنیا کی تشویشناک صورتحال اور امن کا راستہ'' تجویز کیا گیا تھا۔ اور تقاریر کے لئے اسلام، عیسائیت، یہودیت، سکھ ازم، ہندوازم اور بدھ ازم کے نمائندگان کو دعوت دی گئی تھی۔ اور عام لوگوں کو اس میں شمولیت کے لئے جہاں زبانی طور پر اور تعلقات کی بنیاد پر دعوت دی گئی وہاں ایک اشتہار شائع کر کے شہر کے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ساتھ ہی یہاں کی ایک مشہور اخبار Klasse Kampen میں بھی اشتہار دیا گیا۔ اس طرح جلسے سے پہلے ہی جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت احمدیہ کی باہمی مذہبی ہم آہنگی کے لئے مساعی لوگوں تک پہنچ چکی تھی۔

جلسہ کی صدارت محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے کی۔ یہود کے نمائندے جو اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکے تھے، کے علاوہ تمام مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی اور دیئے گئے عنوان پر اپنے مؤقف کو واضح کیا۔ سب مذاہب کا نقطہ نظر واضح تھا کہ ہر مذہب امن اور صلح جوئی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی امن اور محبت پھیلانا مذاہب کی غرض ہوا کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی نمائندگی محترم ہارون احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

مقررین کے خطابات کے بعد ایک وقفہ کیا گیا جس میں چائے کافی اور دیگر لوازمات کے ساتھ شاملین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ اور وقفہ کے بعد اس جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس میں ان نمائندگان سے شاملین جلسہ نے مختلف سوالات پوچھے۔ یہ پروگرام 2 گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسے کی کارروائی کے بعد مہمانان کرام کو بیت النصر کی زیارت کروائی گئی اور اُن کے احمدیت سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اس جلسے میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 66 تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت دے اور احمدیت کا یہ نور پھیلاتا چلا جائے۔

مکرم محمد سلطان ظفر صاحب ۔ کینیڈا

ٹیری فاکس 20 ویں صدی کا عظیم ترین کینیڈین ایتھلیٹ

ٹیرنس سٹینلے فاکس (Terrance Stanley Fox) المعروف ٹیری فاکس Terry Fox 28 جولائی 1958ء کو کینیڈا کے صوبہ مینی ٹوبا (Manitoba) کے شہر وِنی پیگ (Winnipeg) میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے سکول Port Coquitlam اور پھر Simon Fraser University میں لمبی دوڑ اور باسکٹ بال کے کھلاڑی تھے۔ 12 نومبر 1976ء کو گاڑی چلاتے ہوئے اُن کو ایک حادثہ پیش آیا جس میں اُن کے دائیں گھٹنے پر چوٹ آئی جس کی وجہ سے اُن کے گھٹنے میں درد شروع ہوگئی اور یکم جنوری 1977ء کو اُن کی دائیں ٹانگ میں Osteosarcoma نامی ہڈیوں کے کینسر کی تشخیص ہوئی اور ڈاکٹروں کو مجبوراً اُن کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔

ٹیری کو جلد ہی پتہ چل گیا کہ اُن کا کینسر، ٹانگ کاٹنے کے باوجود اُن کے جسم میں پھیلنا شروع ہوگیا ہے اور اس کا علاج دُنیا کے کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی مستقبل میں کوئی امید ہے نیز اُن کی زندگی بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ تاہم ٹیری نے سسک سسک کر مرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے وہیل چیئر پر بیٹھ کر وینکور میں ہونی والی قومی چیمپئن شپ تین دفعہ جیتی۔ اُن کا باقی ماندہ وقت ریت کی طرح مٹھی سے نکل رہا تھا اور ایسے موقع پر اُنہوں نے ایسا فیصلہ کیا جس کی وجہ سے اُن کا نام کینسر کے مریضوں کیلئے امید کی ایسی کرن بن گیا جو آج پوری آب وتاب کے ساتھ آفتاب بن کر چمک رہی ہے۔

ٹیری فاکس نے فیصلہ کیا کہ وہ کینسر جیسے ناقابل علاج مرض کے لیے تحقیق ومطالعہ اور مریضوں کے علاج کے لئے آگہی اور فنڈز اکٹھا کرنے کے لئے، رقبہ کے لحاظ سے دُنیا کے دوسرے بڑے ملک، کینیڈا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک میراتھن دوڑ لگائیں گے اور 24 ملین کی آبادی کے ہر شخص سے ایک ایک ڈالر لے کر 24 ملین ڈالر کی خطیر رقم بطور عطیہ اکٹھا کریں گے۔

12 اپریل 1980ء کو ٹیری فاکس نے نیوفن لینڈ Newfoundland کے شہر سینٹ جانز St. Johns میں، چند درجن بہی خواہوں کے سامنے، بحرِ اٹلانٹک کے ٹھنڈے پانیوں میں اپنی مصنوعی ٹانگ ڈبو کر، اپنی تاریخی Terrys Marathon of Hope کا آغاز کیا۔ ٹیری کے ڈاکٹروں سمیت بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ ٹیری کا یہ فیصلہ انتہائی احمقانہ ہے۔

ٹیری فاکس روزانہ ایک نارمل میراتھن ریس جتنا دوڑتے تھے۔ راستہ میں اُن کو بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹانگ کی درد بڑھتی جارہی تھی لیکن وہ صبر اور ہمت سے برداشت کرتے رہے تاہم راستے میں ملنے والے لوگوں اور گاڑیوں کا رویہ بعض اوقات بہت تکلیف دہ ہوتا تھا۔ وہ آوازے کستے اور ہارن بجا کر اپنے غصہ کا اظہار کرتے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ عام سالڑکا کون ہے اور کیوں دوڑ رہا ہے۔

کینیڈین میڈیا کو جب ٹیری فاکس کے عزم اور دوڑ کی خبر ملی تو اُس نے اُن کی دوڑ کی خبریں واضح طور پر شائع کرنا شروع کیں۔ لوگوں کو جوں جوں اُن کے بارہ میں علم ہوتا گیا وہ بڑھ چڑھ کر اُن کی مدد کرنے لگ گئے۔ اب لوگ اپنے اپنے شہر، گاؤں اور قصبہ میں ٹیری کی آمد کا انتظار کرنے لگے اور جب ٹیری اُن کے شہر میں پہنچتے تو وہ بھی اپنے شہر کی حدود میں اُن کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہتے۔

اب ٹیری فاکس کو ایک گاڑی بھی مل گئی جس میں اُن کا سامان اور دوائیں ہوتی تھی۔ نیز اکثر شہروں میں پولیس کے سپاہی اُن کے لیے راستہ صاف رکھنے کی کوشش کرتے۔ صوبہ انٹاریو تک پہنچتے پہنچتے ٹیری فاکس پورے ملک کے ہیرو بن چکے تھے۔

اس دوران اُن کے بیانات بھی اخبارات کی زینت بنتے چلے گئے۔ اپنی ریس کے پندرھویں دن اُن کا کہنا تھا کہ آج ہم صبح 4 بجے اُٹھے اور حسبِ معمول یہ ایک مشکل کام تھا۔ اگر میں مرجاتا ہوں تو میری لیے بڑی خوش قسمتی ہوگی کہ وہ کام کرتے ہوئے مارا گیا جو میں کرنا چاہ رہا تھا۔ ایسا کتنے لوگ کہہ سکتے ہیں؟ میں ایک ایسی مثال قائم کرنا چاہتا ہوں جو کبھی نہ بھلائی جاسکے۔ اب کم ازکم 26 کلومیٹر روزانہ دوڑنا میرا معمول بن چکا ہے۔

ٹیری فاکس کا ایک ایک دن مشکلات سے بھرپور اور نشیب وفراز سے پُر تھا۔ 11 جون کو اُن کا کہنا تھا: آج سارا دن تیز مخالف ہوا مجھے روکنے کی کوشش کرتی رہی۔ ہوا کے مخالف دوڑنا سخت دشوار تھا۔ یہ میرے اندر گھسی جارہی تھی۔ یہاں اکثر لوگوں کو معلوم بھی نہ تھا کہ میں کون ہوں۔ کئی ٹرک ڈرائیوروں نے ترس کھا کر مجھے لفٹ کی پیشکش کی سڑک تنگ تھی اور گزرنے والی گاڑیوں کے لیے میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ وہ مسلسل ہارن بجا کر ناراضگی کا اظہار کررہے تھے۔ ایک گاڑی کی ٹکر سے میں گر بھی گیا اور مجھے چوٹ بھی آئی۔

14 جولائی کو جب ٹیری فاکس ہملٹن Hamilton سے گزر رہے تھے تو 1960ء کے کینیڈین میراتھن چیمپئن گورڈ ڈِکسن Gord Dickson نے اپنا گولڈ میڈل یہ کہتے ہوئے اُن کی نذر کردیا اور کہا کہ یہ نوجوان دُنیا کی تمام دوڑوں سے بہترین دوڑ لگا رہا ہے۔

12 اگست کو ریڈیو پر یہ خبر نشر ہوئی کہ ٹیری فاکس کی مصنوعی ٹانگ کا سپرنگ ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے وہ ناقابل استعمال ہوگئی ہے۔ ایک مکینک جو ایک گاؤں میں یہ خبر سُن رہا تھا اپنے اوزار لے کر سڑک پر پہنچ گیا اور نوے منٹ کے اندر مصنوعی ٹانگ کو مرمت کرکے ٹیری فاکس کو دوبارہ دوڑنے کے قابل بنادیا۔

ٹیری فاکس کے بقول اُن کے لیے سب سے زیادہ جذباتی لمحہ صوبہ انٹاریو کے شہر ٹیرس بے میں آیا جب ہڈیوں کے کینسر میں مبتلا اور ایک ٹانگ سے محروم، دس سالہ گریگ اسکاٹ نے چھ میل تک ٹیری فاکس کے پیچھے پیچھے اپنی سائیکل چلائی۔

یکم ستمبر 1980ء کو جب ٹیری فاکس تھنڈر بے Thunder Bay پہنچے تو ڈاکٹروں نے، اُن کی تشویشناک حالت کی بدولت یہ دوڑ زبردستی رکوا دی۔ وہ اُس وقت تک 5373 کلومیٹر دوڑ چکے تھے اور اس دوڑ نے اُن کی صحت پر بہت برا اثر ڈال تھا اور اُن کی حالت انتہائی بگڑ گئی تھی۔

9 ستمبر 1980ء کو ایک ٹی وی چینل CTV نے ٹیری فاکس سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اپنی خصوصی نشریات پیش کیں جس دوران 10.5 ملین ڈالر اکٹھے کیے گئے۔

فروری 1981ء میں بالآخر ٹیری فاکس کا ہدف 24 ملین ڈالر حاصل ہوگیا۔

ٹیری فاکس 21 جون 1981ء کو اس دارِ فانی سے 22 سال 11 ماہ کی عمر میں کوچ کر گئے۔ تاہم اس کم عمری میں اُنہوں نے وہ کارنامہ سرانجام دیا کہ آج ساٹھ سے زائد ممالک میں اُن کی یاد میں سالانہ تقریبات ہوتی ہیں اور ان میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔

کینسر کے ایک اور مریض Steve Fonyo کو بھی ٹانگ میں کینسر تھا، تاہم اُن کی ٹانگ کاٹنے کی وجہ سے، کینسر اُن کے باقی جسم میں نہیں پہنچ سکا تھا۔ اُنہوں نے مصنوعی ٹانگ لگا کر ٹیری فاکس کی نامکمل دوڑ کو 1984ء اور 1985ء میں مکمل کیا۔

ٹیری فاکس کا دوڑنا ایک عام دوڑنا نہیں تھا۔ اُن کی اس دوڑ کی وجہ سے لوگوں میں کینسر کے بارہ میں آگہی ہوئی، بہت سی کمپنیوں نے اس کا علاج تلاش کرنے کے لئے ریسرچ میں بڑی بڑی رقوم عطیہ کیں، لوگوں میں کینسر کی وجوہات اور ان سے بچاؤ کا شعور پیدا ہوا۔ ماہرین طب کی توجہ اس کا علاج ڈھونڈنے میں بڑی شدت کے ساتھ پیدا ہوئی اور چند سالوں میں ہی کینسر کی کئی اقسام کا علاج ممکن ہوسکا۔ ٹیری فاکس کی جرات اور بہادری نے پوری قوم کو ایک کردیا اور اُن کو یہ ہمت عطاء ہوئی کہ اکٹھے مل کر کسی ناممکن کام کو بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

ٹیری فاکس کو کینیڈا کے سب سے بڑے اعزاز آرڈر آف کینیڈا سے نواز گیا۔ وہ یہ اعزاز پانے والے کم عمر ترین شخص ہیں۔

ٹیری فاکس کے اعزاز میں، کینیڈا میں 32 سڑکیں اور ہائی ویز، 14 سکول، 14 سرکاری عمارات، 9 صحت کے مراکز، ایک پہاڑی سلسلہ، ایک صوبائی پارک، ایک برف توڑنے والا بحری جہاز اور دوسرے کئی مقامات ٹیری فاکس سے منسوب کردیئے گئے ہیں۔ اُن کے آٹھ مجسمے، کینیڈا کی اہم عمارات بشمول پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے لگائے گئے ہیں۔

محکمہ ڈاک نے اپنا قانون (کہ کسی شخص کے اعزاز میں اُس کی وفات کے دس سال بعد ہی کوئی ٹکٹ طبع ہوسکتا ہے) تبدیل کرکے 1981ء میں ٹیری فاکس کے اعزاز میں ٹکٹ جاری کیا۔

5 اپریل 2004ء کو کینیڈین عوام نے بذریعہ ووٹ، ٹیری فاکس کو بیسویں صدی کا سب سے عظیم ترین کینیڈین قرار دیا۔

2008ء میں کینیڈا کی حکومت نے ٹیری فاکس کو National Historic Person of Canada قرار دیا۔

1981ء سے، ہر سال پورے کینیڈا میں ٹیری فاکس کی یاد میں، میراتھن ریسز ہوتی ہیں، تمام سکولوں میں بچے دوڑ لگاتے ہیں اور کینسر ریسرچ کیلئے فنڈز اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ کینیڈا کے ساتھ ساتھ دُنیا کے ساٹھ ممالک میں بھی یہ دوڑیں ہوتی ہیں۔

درود کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سوال یہ ہے کہ درود کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے اور کس پابندی کے ساتھ کس وقت پڑھنا چاہئے۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود کی بعض سادہ سی نصیحتیں ہیں جو عام فہم ہیں اس پہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ مکتوبات حصہ اول ص 18 پہ درج ہے ’’کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں‘‘ اور حالات مختلف ہوتے ہیں۔ انسان بعض دفعہ ہم وغم میں پھنسا ہوا، اپنے دنیا کے کاروبار میں بعض دفعہ اتنا مصروف ہوجاتا ہے یا اپنے صدموں میں ایسا الجھایا جاتا ہے کہ اسے ہوش نہیں رہتی کہ میں کتنی دفعہ درود پڑھوں۔ تو حالتیں مختلف ہیں اس لئے کوئی ایک پابندی نہیں ہے جس کو سارے اختیار کرسکیں۔ فرمایا ’’کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے‘‘ جب بھی یاد آئے کہ درود ہونا چاہئے اورغم کے وقت اس کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے پڑھو تو تضرع کے ساتھ دل کو حاضر کرکے ’’اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہوجائے‘‘ جب درود شروع ہو تو ضروری نہیں کہ دل میں فوری طور پر رقت پیدا ہوجائے لیکن فرمایا جب درود ایک دفعہ شروع کرو تو پھر پڑھتے رہو، پڑھتے رہو، یہاں تک کہ دل میں درود کا مضمون کُھل جائے اور اس کے نتیجے میں پھر ایک رقت اور درد کی کیفیت پیدا ہوجائے وہ درود ہے جو سچا درود ہوگا۔ ’’اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے‘‘ وہی درود انسان کی جزا بن جاتا ہے سینہ کُھل جاتا ہے ہر غم سے رہائی ملتی ہے، فکر سے نجات ملتی ہے اور ایک لطف آنا شروع ہوجاتا ہے درود میں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 1999ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد صادق طیب صاحب کارکن دفتر کمیٹی کفالت یتامیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فراز احمد واقف نو نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 21 نومبر 2014ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی نور ربوہ نے بچے سے قرآن پاک سنا اور دعا کرائی۔ بچے کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت مکرمہ حافظہ امۃ الہادی صاحبہ کو ملی۔ بچہ مکرم عظمت اللہ بھٹی صاحب مرحوم سابق انسپکٹر نظارت مال آمد کا پوتا اور مکرم حبیب اللہ صاحب سابق پروڈکشن آفیسر شیزان لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کا فہم و ادراک عطا فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصیت سیمینار

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ناروے تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ناروے کو 30 نومبر 2014ء کو بیت النصر اوسلو میں وصیت سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد خاکسار نے شعبہ وصیت کے بارے میں رپورٹ اور ہدایات پیش کیں اور بتایا کہ ناروے میں اس وقت موصیان کی تعداد 339 ہے۔ اس کے بعد مکرم مولانا کمال یوسف صاحب صدر قضا بورڈ نے نظام وصیت کے روحانی فوائد کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا نارویجن ترجمہ مکرم فیصل سہیل صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم حمزہ راجپوت صاحب نے نارویجن زبان میں رسالہ الوصیت کا خلاصہ پیش کیا بعد ازاں مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے نے وصیت کے تقاضے کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مجلس سوال و جواب ہوئی۔ آخر میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے نظام وصیت اور مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ حاضری 250 تھی۔ اجلاس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر کرے آمین

تربیتی پروگرام

مکرم ڈاکٹر عبدالحی صاحب صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11 نومبر 2014ء کو مجلس عاملہ فیکٹری ایریا شاہدرہ ٹاؤن لاہور نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ایک تقریب کا انعقاد مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب ویلنشیا ٹاؤن لاہور کے گھر کیا۔ مکرم نعیم احمد طارق صاحب سابق امیر ضلع مظفر گڑھ نے اپنے دعوت الی اللہ کے تجربات بیان کئے۔ مکرم خالد محمود بسراء صاحب صدر واپڈا ٹاؤن لاہور نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں چند نصائح کیں۔ بعد ازاں مکرم بشیر احمد نیر صاحب مربی سلسلہ شاہدرہ ٹاؤن نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے دعوت الیٰ اللہ کے متعلق مرکز سے موصولہ تازہ ہدایات پڑھ کر سنائیں۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بھتیجی مکرمہ سیدہ منصورہ نگار صاحبہ اہلیہ مکرم سید عروج احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور کو شادی کے 4 سال بعد مورخہ 23 / اکتوبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سید وہاج احمد عطا فرمایا ہے نیز اُسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے نومولود مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب کا نواسہ، والدہ کی طرف سے حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، والد کی طرف سے مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سید بہار شاہ صاحب پنڈوری ضلع جہلم کی نسل سے ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھتیجے مکرم سید عطاء الحی قمر صاحب مربی سلسلہ 39 ڈی بی ضلع خوشاب اور مکرمہ سیدہ ملیحہ قمر صاحبہ کو مورخہ 2 دسمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سیدہ نعمانہ قمر عطا فرمایا ہے نیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب کی پوتی، حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل اور والدہ کے ننھیال کی طرف سے حضرت سید سرور شاہ صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودگان کو خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی توقعات پر پورا اُترنے والے، نیک، صالح، باعمر، نافع الناس اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خاں صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری امجد احمد باجوہ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ کی ٹانگ 3 دسمبر 2014ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں فریکچر ہوگئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حمید اللہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ علالت کے باعث طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم نصیر احمد صاحب خادم گیسٹ ہاؤس ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم قیصر احمد صاحب پیٹ کے شدید درد کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز میرے سسر صاحب اور ساس صاحبہ بھی کافی علیل رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جلد صحت کاملہ دے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم رانا توصیف الرحمٰن خاں صاحب نائب قائد تربیت نو مبائعین مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم شجیع الرحمٰن خاں صاحب واقف نو جرمنی کے نکاح کا اعلان 14 / اگست 2013ء کو مکرمہ سونیا خاں صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم عبدالرافع خاں صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر مکرم عبدالمغنی شاہد صاحب نے باب الابواب ربوہ میں کیا۔ دلہا حضرت چودھری طفیل محمد خاں صاحب آف سڑوعہ رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور محترم رانا احسان الحق صاحب آف سڑوعہ کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم چودھری عبدالقادر خاں صاحب کی پوتی، حضرت عبدالحی صاحب آف کاٹھگڑھ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم رانا محمد شریف خاں صاحب آف سڑوعہ کی نواسی ہے۔ 9 نومبر 2014ء کو جرمنی میں شادی کی تقریب ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک مظفر احمد عارف صاحب اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عمران احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے دو واقف نو بیٹوں کے بعد مورخہ 21 نومبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام مناہل عمران عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب آف چک نمبر 168/171 شمالی ضلع سرگودھا حال رفاہ عام کراچی کی پوتی اور مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی سابق کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو کامل صحت والی عمر دراز والی، نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم محمد ظفر صاحب)

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد ظفر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9 بلاک نمبر 9 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے بیٹوں مکرم محمد اکبر ظفر صاحب اور مکرم محمد اصغر صاحب کے نام بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد اکبر ظفر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اصغر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امۃ النصیر چوہدری صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ امۃ الرشید ناصر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نوبیل پرائز۔2014ء کے نوبیل انعام یافتہ لوگ

نوبیل انعام کا بانی الفریڈ نوبیل تھا۔ الفریڈ سویڈن میں پیدا ہوا۔ڈائنامائیٹ اسی نے ایجاد کیا۔ اپنی زمینوں اور ڈائنامائیٹ سے کمائی گئی دولت کے باعث 1896ء میں اپنے انتقال کے وقت اس کے اکاؤنٹ میں 90لاکھ ڈالر تھے۔ اس نے وصیت میں لکھ دیا تھا کہ اس کی یہ خطیر رقم ہر سال ایسے افراد یا اداروں کو انعام کے طور پر دی جائے۔ جنہوں نے سال کے دوران میں طبعیات، کیمیا، طب، ادب اور امن کے میدانوں میں کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دیا ہو۔ یاد رہے پاکستان کے احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو 1979ء میں فزکس کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ 1968ء سے نوبیل انعام کے شعبوں میں معاشیات کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ نوبیل فنڈ کے 6 ڈائریکٹرز ہیں۔ جو دو سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سویڈن اور ناروے کے علاوہ کسی اور ملک سے نہیں ہوسکتا۔ جن شعبہ جات میں یہ انعام دیا جاتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طبعیات کا نوبیل انعام

رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز کی جانب سے اس شخص کو دیا جاتا ہے جس نے طبعیات کے شعبے میں اہم ترین دریافت یا ایجاد کی ہو۔

کیمیا کا نوبیل انعام

رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز کی جانب سے اس شخص کو دیا جاتا ہے جس نے کیمیا کے شعبے میں اہم ترین دریافت یا بہتری کی ہو۔

نوبیل انعام برائے طب

کیرولنسکا انسٹیٹیوٹ کی جانب سے اس شخص کو دیا جاتا ہے جس نے طب کے شعبے میں اہم ترین دریافت کی ہو۔

ادب کا نوبیل انعام

سویڈش اکیڈمی کی جانب سے اس شخص کو دیا جاتا ہے جس نے ادب کے شعبے میں نمایاں کام کیا ہو۔

امن کا نوبیل انعام

ناروجیئن نوبیل کمیٹی کی جانب سے اس شخص کو دیا جاتا ہے جس نے اقوام کے درمیان دوستی افواج کے خاتمے یا کمی اور امن عالم تشکیل دینے یا اس میں اضافہ کرنے کے حوالہ سے نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔

اقتصادیات کا نوبیل انعام

اسے باضابطہ طور پر The Sveriges Riksbank Prize بھی کہا جاتا ہے کیونکہ الفریڈ نوبیل نے اس کی سفارش نہیں کی تھی۔

2014ء کے نوبل انعام یافتہ افراد کی فہرست درج ذیل ہے۔

☆ امن کے میدان میں اس سال کا نوبیل ایوارڈ بھارت کے کیلاش سیتارتھی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والی ملالہ یوسف زئی کو دیا گیا۔ 10 دسمبر 2014ء کو اوسلو میں ہونے والی تقریب میں ملالہ کو یہ انعام دیا گیا۔ احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بعد یہ دوسری نوبیل انعام یافتہ پاکستانی ہیں۔

کیلاش سیتارتھی حقوق اطفال کے بھارتی کارکن ہیں۔ ان کی ایک تنظیم ''بچپن بچاؤ آندولن'' جو کہ 1990 کی دہائی سے قائم ہے۔ اس تنظیم نے تقریباً 80 ہزار مزدور بچوں کو مزدوری سے ہٹا کر ان کی تعلیم کا بندوبست کیا ہے۔

☆ معاشیات کے میدان میں اس کا نوبیل ایوارڈ فرانس کے Jean Tirole کو دیا گیا۔ انہوں نے تجارتی میدان میں مصنوعات کی قیمتیں بڑھانے اور دوسری طرف گاہکوں کی تعداد میں کمی نہ ہونے پر گراں قدر تجربات سے بھرپور تحقیق پیش کی۔

☆ ادب کے میدان میں اس سال کا نوبیل ایوارڈ فرانس کے Patrick Modiano کو دیا گیا انہوں نے یادداشت کے فن پر ادبی خدمات دیں۔

☆ فزکس کے میدان میں اس سال کا نوبیل ایوارڈ Suji Nakamura, Hirosi Amane اور Ijamu Aksaki کو دیا گیا۔ ان تینوں کا تعلق جاپان سے ہے۔ انہوں نے Blue LED کو ایجاد کیا۔ یہ ایسا آلہ ہے جو کم سے کم توانائی استعمال کرتا ہے۔

☆ میڈیسن کے میدان میں اس سال کا نوبیل ایوارڈ ناروے کے Eduard Moser اور May Britt Moser اس (خاتون) کا تعلق بھی ناروے سے ہے۔ اور امریکہ کے John Okeede کو دیا گیا۔ ان تینوں نے دماغ میں اہم کردار ادا کرنے والے خلیوں کی دریافت کی جو پہلے معلوم نہ تھے۔

☆ کیمیا کے میدان میں اس کا نوبیل ایوارڈ امریکہ کے Eric Betzig اور William E. Moerner اور رومانیہ کے Jtedan Hell کو دیا گیا۔ ان تینوں نے Super Resolution مائیکروسکوپ کا Concept دیا۔

زیبائش کولیکشن
18th زبردست نمائش
2014ء
لیڈیز ملبوسات کی سردیوں کی ورائٹی
پارٹی ملبوسات
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے ملبوسات۔
بمقام:
پھگلہ ہاؤس 22/3 دارالصدر غربی قمر ربوہ
اوقاتِ کار: 13 دسمبر بروز ہفتہ 10:30 سے 4:30 بجے تک
برائے رابطہ: 047-6212510
Facebookgroup zebaishcollection
E-mail: zebaishcollection@hotmail.com

گنا سستا اور میٹھا علاج

گنا کھانے کو ہضم کرتا ہے اور نظام ہاضمہ کو طاقت دیتا ہے۔ یہ جسم کو طاقتور اور خون دینے کے ساتھ ساتھ موٹا بھی کرتا ہے، خشکی دور کرتا ہے، پیٹ کی گرمی اور جلن کو دور کرتا ہے، پیشاب کی جلن دور کرتا ہے، اس کا بیلنے سے نکلا ہوا رس دیر سے ہضم ہوتا ہے اسے دانتوں سے چوسنا زیادہ مفید ہے۔

پوری دنیا میں شکر، گلوکوز اور فروٹوز گنے سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اس کی گنڈیریاں بنا کر چوسنے سے گرمی دور کرنے، بدن سے زہریلی کثافتیں ختم ہوتی ہیں۔

جوان اور گرم مزاج رکھنے والے اگر کھانے کے بعد چند گنڈیریاں چوس لیں تو معدہ ہلکا، دانت صاف، اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

گنے کے رس کا ایک گلاس پینے سے قبض ختم اور معدے کی تیزابیت میں کمی ہو جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ خون کا دباؤ گھٹ کر کم ہو جاتا ہے۔

اطباء کا کہنا ہے کہ دل کی گرمی اور دھڑکن کی زیادتی کو دور کرنے کے لئے آدھا پاؤ سے آدھا سیر تک گنڈیریاں رات کو شبنم میں رکھ کر صبح کو بطور ناشتہ چوس لی جائیں تو چند ایام میں گرمی دور اور دل مضبوط ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ نیند کی کمی، طبیعت کے بھاری پن اور چڑچڑے مزاج کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے افراد بھی اگر صبح کے وقت گنڈیریاں چوسیں تو نیند کی کمی دور طبیعت ہلکی پھلکی اور چڑچڑا پن جاتا رہتا ہے۔

گلا بیٹھ جائے اور آواز بھاری ہو جائے تو گنے کو پانچ سات منٹ بھوبل میں دبا کر چوسنے سے آواز صاف ہو جاتی ہے۔

گنے کا رس بادی طبیعت رکھنے والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس سے قبض دور ہو جاتی ہے۔

اگر قے ہو تو گنے کا ٹھنڈا رس بہت فائدہ دیتا ہے۔

خشک کھانسی دور ہو جاتی ہے بلغم صاف ہوتا ہے۔

یرقان کی بیماری میں اگر تین تین گھنٹے کے بعد گنڈیریاں چوسیں اور علاج کے ساتھ ساتھ گنے کا رس بھی پئیں تو چند روز میں پیلاہٹ ختم اور صحت اچھی ہو جاتی ہے۔

بدن میں جا بجا گلٹیاں اور گانٹھیں نمودار ہوں تو عمر اور جسمانی طاقت کے مطابق چند روز تک صبح ہرڑ کے ساتھ گنے کا رس پیا جائے تو بڑھے ہوئے غدودوں اور گلٹیوں کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے:

www.urdurisala.com

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
مرینہ دول، چکن، بریزہ، لیلن، اتحاد کاٹن، بے بی پرنٹ کاٹن، لیلن 2P
نیز ریڈی میڈ بوتیک کی تمام ورائٹی پر سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

ربوہ میں طلوع و غروب 12۔دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 دسمبر 2014ء

6:15 am	حضور انور کے اعزاز میں بیت المقیت میں استقبالیہ
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کے اعزاز میں نیوزی لینڈ میں استقبالیہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2014ء

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

موسم سرما 2014/15 برانڈڈ کولیکشن دستیاب ہے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ پاکستان
0092-47-6213312

خوشخبری چلتا ہوا منافع بخش کاروبار
برائے فوری فروخت
فینسی بک ڈپو اینڈ جنرل سٹور
مکمل یونٹ کے علاوہ مین یونٹ علیحدہ علیحدہ بھی فروخت کئے جاسکتے ہیں۔
مناسب ٹھیکہ پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔
مین رحمت بازار منڈی
0333-7719871
047-6212871

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10